محمود احمد غضنفر رحمۃ اللہ علیہ

صحابیات مُبشّرات رضی اللہ عنہن

زبانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کی بشارت
پانے والی صحابیات کا دل آویز تذکرہ



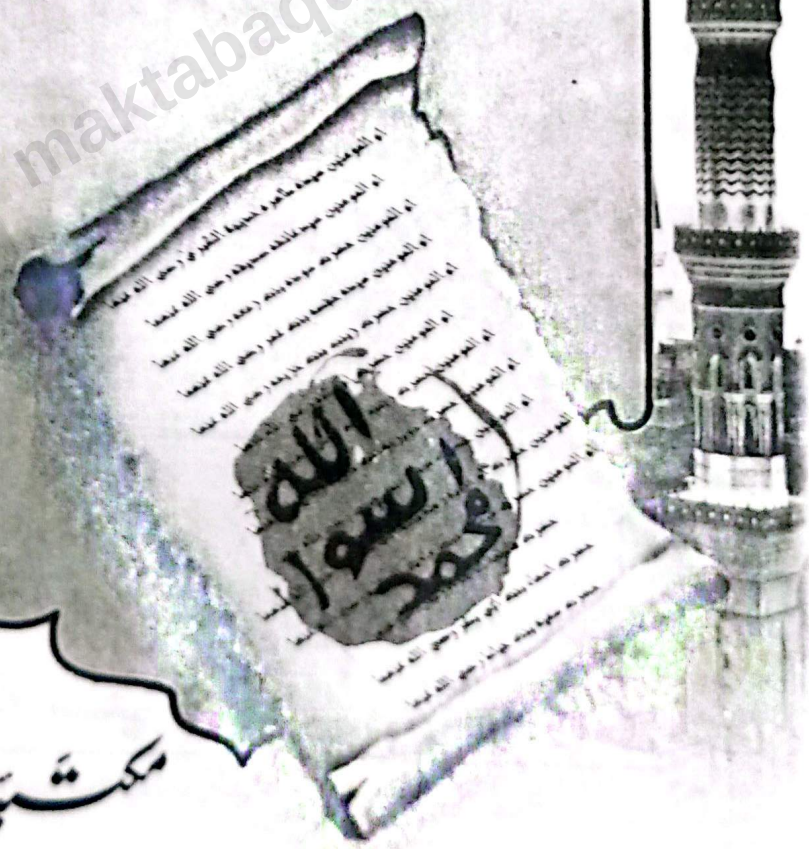
مکتبہ قدوسیہ

maktabaqudusia.com

محمود احمد غضنفر رحمۃ اللہ علیہ

صحابیات مُبشّرات رضی اللہ عنہن

زبان رسالت مآب ﷺ سے جنت کی بشارت
پانے والی صحابیات کا دل آویز تذکرہ



مکتبہ قدوسیہ

maktabaqudusia.com

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب دوست

کی

نشر و اشاعت

کے لیے

کوشاں

© اس کتاب کے
جملہ حقوق اشاعت محفوظ ہیں

maktabaquddusia.com

اہتمام طباعت

ابوبکر قدوسی

اشاعت ـــــ ۲۰۱۶ء

مکتبہ قدوسیہ

قدوسیہ اسلامک پریس

رحمان مارکیٹ ◉ غزنی سٹریٹ ◉ اردو بازار ◉ لاہور پاکستان

Tel: +92-42-37351124,37230585
maktaba_quddusia@yahoo.com

فہرست عنوانات

حرفِ آغاز	۷
صحابیاتؓ کے کارنامے	۹
ام المؤمنین سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	۱۵
ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۳۵
ام المؤمنین حضرت سودہ بنتِ زمعہ رضی اللہ عنہا	۶۱
ام المؤمنین سیدہ حفصہ بنتِ عمر رضی اللہ عنہما	۷۷
ام المؤمنین حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہا	۹۷
ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۱۰۵
ام المؤمنین حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا	۱۲۷
ام المؤمنین حضرت جویریہ بنتِ حارث بن ابی ضرار رضی اللہ عنہا	۱۴۳
ام المؤمنین حضرت صفیہ بنتِ حیی رضی اللہ عنہا	۱۵۵
ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رملہ بنتِ ابی سفیان رضی اللہ عنہما	۱۶۹

maktabaqudduisia.com

ام المؤمنین حضرت میمونہ بنتِ حارث الھلالیہ رضی اللہ عنہا	۱۸۹
حضرت فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا	۲۰۱
حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا	۲۱۱
حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا	۲۳۳
حضرت اسماء بنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہما	۲۴۵
حضرت سمیّہ بنتِ خباط رضی اللہ عنہا	۲۵۷
حضرت ام حرام بنتِ ملحان رضی اللہ عنہا	۲۶۵
حضرت ام سلیم انصاریہ بنتِ ملحان رضی اللہ عنہا	۲۷۳
حضرت ام عمارہ نسیبۃ بنتِ کعب رضی اللہ عنہا	۲۸۷
حضرت الربیع بنتِ معوذ رضی اللہ عنہا	۲۹۹
حضرت فریعہ بنتِ مالک رضی اللہ عنہا	۳۰۹
حضرت ام ہشام بنتِ حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہما	۳۱۷
حضرت ام سلمہ اسماء بنتِ یزید بن سکن الانصاریہ رضی اللہ عنہا	۳۲۵
حضرت ام سعد کبشہ بنتِ رافع الانصاریہ رضی اللہ عنہا	۳۳۵
حضرت ام منذر سلمٰی بنتِ قیس رضی اللہ عنہا	۳۴۵
حضرت ام ورقہ بنتِ عبد اللہ بن حارث انصاریہ رضی اللہ عنہا	۳۵۳
حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا	۳۵۹

maktabaqaddusia.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

maktabaquddusia.com

CamScanner

اُم المؤمنین

سیدۂ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

ایک روز حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: سیدہ خدیجہؓ برتن ہاتھ میں لئے تشریف لا رہی ہیں جس میں کھانے پینے کے لیے کچھ ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آ جائیں تو انہیں اللہ رب العزت کا اور میرا اسلام کہنا اور جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دینا جو مروارید کا بنا ہوا ہے اور اس کو یاقوت سے آراستہ کیا گیا ہے، پرسکون ایسا کہ اس میں کوئی شور وغوغا نہ ہوگا اور نہ ہی محنت ومشقت کی تھکن ہوگی۔ (بخاری شریف)

maktabaqudusia.com

وفا کی تصویر، سچائی کی خوگر، مجسمہ اخلاق، پاکیزہ سیرت و بلند کردار، گداز دل، جاں پرسوز، فہم و فراست، عقل و دانش اور جود و سخا کی پیکر، ناز و نعم میں پلی ہوئی، دولت جس کے آنگن میں ہُن کی طرح برستی رہی، جسے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا جسے اللہ رب العزت نے جبریل علیہ السلام کے ذریعے آسمان سے سلام بھیجا، جسے سب سے پہلے جنت کی بشارت دی گئی، جسے حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں چوبیس سال اور چند ماہ رہنے کی سعادت حاصل ہوئی، جس کے گھر میں آسمان سے وحی نازل ہوتی رہی، جس نے شعب ابی طالب میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محصور رہ کر رفاقت، محبت، وارفتگی اور ایثار کا مثالی کردار پیش کیا، جس نے اپنی ساری دولت رسولِ اقدس ﷺ کے قدموں میں ڈھیر کر دی، جس کی قبر میں ہادیٔ برحق ﷺ دفن کرنے سے پہلے خود اترے اور لحد کا بچشم خود جائزہ لیا اور اپنے ہاتھوں سے جسدِ اطہر کو قبر میں اتارا، سرورِ عالم کی ہمدرد و غمگسار رفیقۂ حیات، خاتونِ جنت فاطمۃ الزہراء کی والدہ، نوجوانانِ جنت حسنین کی نانی، امیر المؤمنین ذو النورین عثمان بن عفان اور امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کی خوش دامن جسے تاریخ میں سیدہ، طاہرہ صدیقہ خدیجۃ الکبریٰ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ آیئے اس خاتونِ جنت کی رشک بھری زندگی کا دل آویز تذکرہ تاریخ کے آئینے میں دیکھتے ہوئے اپنے تاریک دلوں کو روشنی بہم پہنچائیں۔

***

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک روز رسولِ اللہ ﷺ نے زمین پر چار لکیریں لگائیں اور فرمایا کیا تم جانتے ہو ان لکیروں سے کیا مراد

"ابھی تک اس سے بہتر بیوی مجھے نہیں ملی۔ عائشہ! سنو' وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب عام لوگوں نے میرا انکار کیا' اس نے ایسے وقت میری تصدیق کی جب بیشتر لوگوں نے مجھے جھٹلایا' اس نے اپنے مال و دولت سے میری مدد کی جب کہ دوسروں نے مجھے جی بھر کر ستایا اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس سے مجھے اولاد کی نعمت بھی عطا کی۔"

***

سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ۵۵۶ء کو مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت زائد بن اصم تھا اور والد کا نام خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ۔ یہ قریش کا ہر دلعزیز سردار تھا۔ اس کا پیشہ تجارت تھا' مال و دولت کی فراوانی تھی۔ اُس کا انتقال مشہور و معروف جنگ فجار میں ہوا۔

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے ہوش سنبھالتے ہی گھر میں پیسے کی ریل پیل دیکھی۔ جوان ہوئیں تو ان کا نکاح ابوھالۃ مالک بن نباش بن زرارۃ تمیمی سے ہوا۔ اس سے آپ کے ہاں ھالۃ اور ہند پیدا ہوئے۔ سیدہ خدیجہ اپنے خاوند کو بہت بڑے تاجر کے روپ میں دیکھنا چاہتی تھیں' اس لئے اہتمام بھی کر دیا گیا تھا۔ مالی وسائل کی بھی کوئی کمی نہیں تھی' لیکن اس کی زندگی نے وفا نہ کی اور وہ داغ مفارقت دیتے ہوئے داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گیا۔ کچھ عرصے کے بعد عتیق بن عائذ بن عبداللہ مخزومی کے ساتھ نکاح ہوا اور اس سے ان کے ہاں ایک بیٹی ہندہ پیدا ہوئی۔ لیکن اس کے ساتھ نباہ نہ ہو سکا اور دونوں میں علیحدگی ہو گئی' اس کے بعد سیدہ خدیجۃ الکبریٰ نے اپنی تمام تر توجہ اولاد کی تربیت اور تجارت کے فروغ میں صرف کرنا شروع کر دی۔ کاروبار میں اس قدر ترقی اور وسعت ہوئی کہ یہ دیکھتے ہی دیکھتے قریش کی بہت بڑی مالدار خاتون بن گئیں۔ ان کا طریق کار یہ تھا کہ محنتی' دیانت دار اور سلجھے ہوئے افراد کو مضاربت کی بنیاد پر مالِ تجارت سپرد کرتیں اور یہ ان سے مال لے کر شام کی منڈی میں فروخت کرنے کے لئے لے جاتے اور وہاں سے مال خرید کر مکے کی منڈی

گوش گذار کی- یہ ساری دل پذیر داستان سن کر وہ دلی طور پر بہت متاثر ہوئیں اور وہ اس نہج پر سوچنے لگیں کہ کیوں نہ آپ کو اپنا سرتاج اور دل کا محرم بنانے کی مؤدبانہ التماس کی جائے- اگر منظور ہو جائے تو زہے نصیب لیکن اس کا اظہار کیسے ہو؟ کیونکہ میں نے تو سردارانِ قریش میں سے ہر ایک کی پیشکش کو ٹھکرا دیا تھا' میں نے کسی کو بھی پرکاہ کی حیثیت نہیں دی' سردارانِ قریش کیا کہیں گے' معلوم نہیں خاندان کے افراد کا کیا ردعمل ہو گا؟ یہ بھی پتہ نہیں کہ میری یہ پیشکش شرفِ قبولیت حاصل کرتی ہے یا نہیں؟

انہی خیالات و افکار میں شب و روز گذرنے لگے' دل اچاٹ رہنے لگا' ایک رات خواب آئی- کیا دیکھتی ہیں کہ چمکتا ہوا سورج گھر کے آنگن میں اتر آیا ہے جس سے پورا گھر جگمگا اٹھا- آنکھ کھلی تو حیرت کی انتہا نہ رہی- تورات و انجیل کے مشہور و معروف عالم ورقہ بن نوفل سے خواب کی تعبیر پوچھی- یہ سیدہ خدیجہ کے چچازاد بھائی تھے اور نابینا ہو چکے تھے- انہوں نے خواب سن کر مسکراتے ہوئے کہا: خوش ہو جاؤ یہ چمکیلا سورج جو تیرے گھر کے آنگن میں اترتا دیکھائی دیا' یہ نورِ نبوت ہے جو تیرے نصیب میں آئے گا اور تم اس سے فیض حاصل کرو گی-

اس خواب کے بعد سیدہ خدیجہؓ کے قلب و نظر میں حضرت محمد ﷺ کا خیال چھا گیا اور آپ کی محبت رگ و ریشے میں سرایت کر گئی لیکن کچھ سجھائی نہ دے رہا تھا کہ کس طرح آپ تک پیغام پہنچایا جائے- سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ایک گہری سہیلی نفیسہ بنت منبہ اس ساری صورتِ حال سے آگاہ تھی- ایک دن اس نے ازراہِ مذاق کہا: اللہ رے یہ دلنشیں خاموشی' یہ پر اسرار سکوت' فضاؤں میں اداس نگاہوں کی دلفریب گردش' یہ بجھی بجھی طبیعت' یہ اداسی اور یہ گھٹن اور یہ خود کلامی کے بے چین لمحے- کچھ بولو تو سہی- اس طرح اٹھکیلیاں کرتے ہوئے یک دم سنجیدہ ہو کر کہنے لگی: جانے دو یہ بھی کوئی کام ہے' یہ مشکل تو میں حل کئے دیتی ہوں- وہاں سے اٹھی' سیدھی حضرت محمد ﷺ کے پاس چلی گئی- سلام عرض کیا' خیریت دریافت کی